



سوال

(981) کیا مدت قصر پندرہ دن ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز قصر کے متعلق بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس کی رخصت پندرہ دن تک ہے، بعض کی رائے میں اس کی رخصت تین دن ہے، جب کہ بعض کا خیال یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں اس کی مقدار مقرر ہی نہیں ہے، ہمیں اس کے بارے میں ٹھوس اور تفصیلی جواب فراہم فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ مسافر کتنے روز تک کسی جگہ اقامت اختیار کر کے قصر نماز پڑھ سکتا ہے۔ مختلف اقوال میں سے راجح بات یہ ہے کہ مسافر قریباً چار روز تک قصر کرے، اگر زیادہ مدت قیام کی نیت ہو تو پوری نماز ادا کرے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر چار ذوالحجہ کو نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آٹھ تاریخ کو نکلے۔

ان دنوں مکہ میں آپ ﷺ کا قیام عزم بالجزم (پختہ ارادے سے) تھا، اس کے علاوہ دیگر روایات جن میں مختلف اعداد کا ذکر ہے، وہ تردد (شک) پر محمول ہیں۔ ان سے عزم و جزم کے ساتھ کسی ایک جگہ قیام کا اظہار نہیں ہوتا، اس لیے ایسی صورت میں (یعنی جب قیام کی مدت متعین نہ ہو) بلا تحدید ایام (دنوں کی تعیین کے بغیر) قصر پڑھی جاسکتی ہے۔ لہذا کسی معقول عارضے کے بغیر بہ حالت اقامت قصر نماز پڑھے جانا مشکوک و شبہات سے خالی نہیں، جب کہ حدیث میں ہے:

’دَعِ نَائِيْبِيكَ اِلٰى نَائِيْبِيكَ‘ (صحیح البخاری، باب تفسیر الشُّبُهَات، سنن الترمذی، رقم: ۲۵۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۳۳۶)

یعنی مشکوک کام چھوڑ کر یقینی کو اختیار کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی



كتاب الصلوة: صفحہ: 796

محدث فتویٰ